خواب یا حقیقت

علم و عمل اور خلوص و تواضع کا بحرِ ذخّار

مجاہد ملت حضرت ہزارویؒ کی وفات سے حضرت قائدِ شریعتؒ کی رحلت تک

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدیر ماہنامہ "الشریعۃ" گوجرانوالہ

غالباً ۔ ۳ اگست کی صبح کا قصہ ہے راقم الحروف نیویارک کے علاقہ بروک لین میں گجرات کے ایک دوست جناب محمد دین کے ہاں قیام پذیر تھا ۔ صبح نماز سے پہلے کا وقت تھا میرے ساتھ کمرہ میں جمعیۃ علماءِ اسلام صوبہ سندھ کے امیر مولانا فداء الرحمٰن درخواستی بھی محو خواب تھے ۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ گوجرانوالہ میں اپنے کمرہ میں بیٹھا ہوں تبلیغی جماعت کے ایک بزرگ جناب ظفر علی ڈار میرے کمرہ میں آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ کو پتہ نہیں چلا کہ شریعت بل کے محرک مولانا سمیع الحق انتقال کر گئے ہیں میں نے چونک کر پوچھا کہ مولانا سمیع الحق یا مولانا عبدالحق کا انتقال ہو گیا ہے میں نے ابھی انا للہ وانا الیہ راجعون ہی پڑھا تھا کہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کی آواز آئی کہ اٹھو بھئی نماز کا وقت ہو گیا ہے میں نیند سے بیدار ہوا اور مولانا درخواستی کو خواب سنایا انہوں نے کہا کہ خواب تو اچھا ہے ۔ خواب میں کسی کی موت کی خبر اس کی زندگی اور عزت کی علامت ہوتی ہے ۔ تھوڑی دیر میں میاں محمد اجمل قادری سے فون پر بات ہوئی تو انہیں یہ خواب بتایا ان کا جواب بھی وہی تھا جو مولانا فداء الرحمٰن درخواستی سے سن چکا تھا اور خود میں نے بھی علم تعبیر رویا کی بعض کتابوں میں یہی کچھ پڑھ رکھا تھا ۔ مگر سچی بات ہے کہ ان سب امور کے باوجود حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی علالت اور نقاہت کی وجہ سے دل کو تردّد اور تفکر سے نجات نہیں دلا سکا تھا حتیٰ کہ ۸ ستمبر کو مدینہ منورہ پہنچا تو استاد محترم قاری محمد انور صاحب نے یہ المناک خبر سنائی کہ حضرت مولانا عبدالحقؒ کا گزشتہ روز انتقال ہو گیا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قاری محمد انور صاحب میرے حفظ قرآن کے شفیق استاد ہیں اور آج کل مدینہ منورہ میں جامعہ محمد بن سعود کے تحت تحفیظ القرآن کے ایک مدرسہ میں پڑھا رہے ہیں ۔ انہوں نے یہ خبر ریڈیو سے سنی تھی جس کے مطابق جنازہ بھی ادا کیا جا چکا تھا ۔

خواب پیغمبرؐ کے سوا کسی کا حجت نہیں ہے لیکن یہ درست ہے کہ خواب میں اللہ تعالیٰ بسا اوقات آنے والے واقعات کی طرف اشارہ فرما دیتے ہیں ۔ میرے ساتھ اسی قسم کا واقعہ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے بارے میں بھی رونما ہو چکا ہے ۔ مولانا ہزارویؒ کی وفات سے پانچ چھ روز پہلے کا قصہ ہے کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ علماء کا ایک اجلاس ہے اس میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ بھی اکیلے کرسی پر بیٹھے ہیں جبکہ باقی سب حضرات ان کے سامنے نیچے بیٹھے ہیں جیسے سب ان کا خطاب سننے کے لیے جمع ہوں ۔ میں حسب معمول سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہا ہوں ۔ اچانک اجتماع میں ایک بزرگ کو دیکھ کر چونک جاتا ہوں یہ بزرگ مولانا محمد عبدالواسع لدھیانویؒ ہیں جو رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے بھانجے تھے ۔ اور تقسیم ہند سے پہلے مجلس احرار اسلام کے سرگرم راہنماؤں میں شمار ہوتے تھے ان کا چند سال قبل انتقال ہو گیا تھا جس کا مجھے خواب میں بھی ادراک تھا اور اسی لیے بار بار غور سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا کہ انہیں تو چند سال قبل خود ہم جنازہ پڑھ کے سپرد خاک کر چکے ہیں یہ یہاں کیسے بیٹھے ہیں انہوں نے میری اس کیفیت کو بھانپ لیا اور پوچھا کہ بھائی کیوں مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے ہو میں نے کہا کہ "حضرت آپ!" کہنے لگے کہ ہاں یہ میں ہی ہوں اور بابے کو لینے آیا ہوں" بابے سے مراد حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ تھے جنہیں جماعتی کارکن محبت سے بابا کہا کرتے تھے ۔ صبح ہوئی تو میں نے سب سے پہلے مولانا عبدالواسعؒ لدھیانوی کے چھوٹے بھائی علامہ محمد احمد لدھیانوی کو فون پر خواب سنایا اور کہا کہ آپ کے بڑے بھائی مولانا ہزارویؒ کو لینے آ رہے ہیں اور پھر اس واقعہ کے چار پانچ دن بعد مولانا ہزارویؒ کا انتقال ہو گیا ۔

اس پس منظر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کی وفات کی خبر اگرچہ میرے لیئے کم از کم غیر متوقع نہیں تھی لیکن خبر سنتے ہی دل کی جو کیفیت ہوئی اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا معاً ذہن جنازہ اور تدفین کے مراحل کیطرف منتقل ہو گیا اور سوچنے لگا کہ ایک منحنی سے وجود اور مٹھی بھر ہڈیوں کے ڈھانچے کی صورت میں علم و عمل اور خلوص و تواضع کے اس بحرِ ذخار کو آخر کس حوصلہ کے ساتھ لوگ مٹی کے نیچے دبا رہے ہوں گے فوراً مسجد نبوی ؐ میں حاضری دی حسن اتفاق سے جناب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف کے ساتھ جگہ مل گئی مسجد نبوی ؐ کے اس حصہ کو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ فرمایا ہے وہیں بیٹھ کر حضرت مولانا عبدالحق کو ایصالِ ثواب کے لیئے قرآن کریم کا کچھ حصہ تلاوت کیا اور ان کے لیئے دعائے مغفرت کی دوسرے روز مکہ مکرمہ میں اللہ رب العزت نے حضرت شیخ الحدیث کی طرف سے طواف بیت اللہ کے سات چکر لگانے اور ایصال ثواب کے لیئے قرآن کریم کا کچھ حصہ مسجد حرام میں تلاوت کرنے کی توفیق بھی دے دی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازیں۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کون تھے اور ملک و قوم کے لیے ان کی علمی، دینی و سیاسی خدمات کا دائرہ کس قدر وسیع ہے! یہ تذکرہ ایک ضخیم کتاب کا متقاضی ہے اور بلاشبہ یہ ان کا حق ہے کہ نئی نسل کو ان کی تگ و تاز، جد و جہد و عمل اور خلوص و ایثار کی تابندہ روایات سے آگاہ کیا جائے کیونکہ تاریخ ایسی ہی شخصیات کا مجموعہ ہوتی ہے بلکہ مولانا عبدالحق کا وجود ایسی ہستیوں میں سے ہے جو خود تاریخ بنایا کرتی ہیں اور جن کی جد و عمل کی روایات تاریخ کا مایۂ صد افتخار حصہ بنتی ہیں حضرت مولانا عبدالحق ؒ کی زندگی بنیادی طور پر ایک مصلح اور استاد کی زندگی تھی انہوں نے اس معاشرہ میں قرآن و سنت کی تعلیم کو عام کیا بلکہ صوبہ سرحد میں دینی تعلیم کو ایک تحریک بنا دیا جو آج بھی عظیم درسگاہ دارالعلوم حقانیہ کی قیادت میں جاری و ساری ہے۔ ان کے بلا واسطہ اور بالواسطہ شاگردوں کو شمار کیا جائے تو ہزاروں میں گنتی مشکل ہو جائے گی ان کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد افغانستان میں روسی جارحیت کے خلاف براہ راست معروف جہاد ہے جن میں حزب اسلامی کے امیر مولوی محمد یونس خالص اور پکتیا کے شہرہ آفاق کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی — بطور خاص قابلِ ذکر ہیں۔

حضرت مولانا عبدالحق ؒ تین دفعہ قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے سن ۷۰ء میں اجمل خٹک جیسے معروف سیاستدان کو مولانا مرحوم کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہونا پڑا سن ۷۷ء میں اسی وقت کے وزیر اعلیٰ نصر اللہ خٹک اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے باوجود شکست کھا گئے اور سن ۸۵ء میں انہیں چارپائی پر پڑے ہوئے ہی علاقہ کے لوگوں نے قومی اسمبلی کا رکن چن لیا قومی اسمبلی میں حضرت مولانا مرحوم کے خطابات عزم و استقلال اور خلوص و خیر خواہی کا مرقع ہوتے تھے ان کی زندگی کا سب سے بڑا مشن پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام تھا۔

> قرآن حکیم نے ملت کی بقاء و استحکام اور مسلمانوں کی ترقی و عروج کا راز، اتفاق اور اتحاد میں رکھا جب تک مسلمان ایک رہے غالب رہے، جب سے وحدت ختم ہوئی غلبہ بھی جاتا رہا واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا پر جب تک عمل کیا جاتا رہے گا دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت مسلمانوں کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ و مساعی اور اسلام کے تدریجی ارتقاء پر نظر ڈالیں تو ہر عنوان اسلامی تاریخ کے ہر کامیاب دور کے پس منظر میں ملی وحدت اور اہل اسلام کا اتحاد کارفرما نظر آئے گا۔
>
> (ارشاد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ)